پیر 26 جولائی 2004ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

پیر 26 جولائی 2004ء 7 جمادی الثانی 1425 ہجری-26 وفا 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 165

تین سوار

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو اہل بیت کے بچے بھی آپ کے استقبال کیلئے جاتے۔ ایک دفعہ آپ سفر سے واپس آئے تو سب سے پہلے مجھے آپ تک پہنچایا گیا۔ آپ نے مجھے گود میں اٹھا لیا پھر حسن یا حسین آئے تو آپ نے انہیں پیچھے بٹھالیا اور مدینہ میں اس طرح داخل ہوئے کہ ایک اونٹ پر ہم تین سوار تھے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 1743 جلد نمبر 1 ص 203)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ کینیڈا

9

احمدیہ پیس ولیج کا پیدل دورہ۔ وزیر اعظم کینیڈا کی ٹیلی فون پر بات چیت۔ کینیڈا سے لندن واپسی

رپورٹ: عبدالماجد طاہر صاحب

5 جولائی 2004ء

بروز سوموار

مورخہ 5 جولائی کا دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ٹورانٹو میں قیام کا آخری دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پونے پانچ بجے نماز فجر بیت الذکر ٹورانٹو میں پڑھائی۔

صبح 9:30 بجے حضور انور نے احمدیہ دارالامن (Peace Village) کا پیدل دورہ فرمایا۔ حضور انور ازراہ شفقت ہر گلی میں ہر گھر کے آگے سے گزرے۔ آج اہالیان پیس ولیج کے اس بستی میں آباد ہونے کا مقصد پورا ہو گیا۔ اس بستی کے مکین اپنی خوش بختی پر نازاں، اپنے گھروں کے آگے اپنے آقا کے استقبال کیلئے جمع تھے اور بہت خوش تھے کہ اس بستی کی گلیاں اور سڑکیں پیارے امام کی قدم بوسی کر رہی تھیں۔ آج یہاں کے چپہ چپہ کو برکت مل رہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے احمدیہ ایونیو سے اپنے دورہ کا آغاز فرمایا اور گھروں کے سامنے سے گزرتے ہوئے جین سٹریٹ تک گئے۔ اس کے بعد طاہر سٹریٹ، ناصر کریسنٹ، بشیر سٹریٹ، عبدالسلام سٹریٹ، محمود کریسنٹ، نورالدین کورٹ اور ظفر اللہ خان کریسنٹ کا دورہ مکمل فرمایا۔ دو ہزار سے زائد افراد نے اپنے گھروں کے سامنے کھڑے ہو کر حضور انور کا استقبال کیا۔ ہر گھر کے باہر اس کے مکین پیارے آقا کے دیدار کے لئے کھڑے تھے۔ اس گھر میں ٹھہرے ہوئے مہمان بھی حضور انور کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے بیتاب کھڑے تھے۔ بعض خواتین اور بچیاں بالکونیوں میں کھڑی اپنے ہاتھوں میں کیمرے لئے ہوئے تصاویر بنا رہی تھیں۔ ساتھ ساتھ ویڈیوز بھی بنائی جارہی تھیں۔ اس پون گھنٹہ کے پیدل دورہ کے دوران جس قدر تصاویر کھینچی گئیں اور جس قدر ویڈیوز بنائی گئیں اس کا شمار ممکن نہیں۔ ایک ایک فیملی کے ہاتھ میں کئی کیمرے تھے اور سبھی کام کر رہے تھے۔

حضور انور جس گھر کے سامنے سے گزرتے وہاں باہر کھڑی فیملیز نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتیں، حضرت مرزا غلام احمد کی جے، خلافت احمدیہ زندہ باد، خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعرے مسلسل بلند ہو رہے تھے۔ لا الہ الا اللہ کا ورد ترنم کے ساتھ کیا جارہا تھا۔ بچے اور بچیاں استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں۔ بعض فیملیاں پھول نچھاور کرتیں، جہاں ان پھولوں کی خوشبو سے فضا مہک رہی تھی وہاں یہ سارا Peace Village روحانی خوشبو سے معطر تھا۔ بچے اور بچیاں بھاگ بھاگ کر حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کرتیں، ایک طرف ان مکینوں کے ہاتھ بلند تھے اور ہر طرف سے السلام علیکم، اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں آرہی تھیں تو دوسری طرف ان کی آنکھوں سے خوشی و مسرت کے آنسو رواں تھے، بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے۔ آج ان کے چہرے خوشی سے تمتمار ہے تھے۔

حضور انور نے اپنے اس دورہ کے دوران طلباء جامعہ احمدیہ کے لئے بطور ہاسٹل استعمال ہونے والے دو گھروں کا معائنہ بھی فرمایا۔ اس کے علاوہ حضور انور ازراہ شفقت ملک لال خان صاحب نائب امیر دوم اور مکرمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ صدر لجنہ کینیڈا، اہلیہ کریم احمد طاہر صاحب کے گھر بھی چند منٹ کے لئے تشریف لے گئے۔

نیز حضور انور ازراہ شفقت مکرم ملک مبشر احمد صاحب اور ملک حبیب احمد صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ ان دونوں گھروں میں قافلہ کے ممبران کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ دورہ کے آخر پر حضور انور نے فیضیہ مہدی پارک بھی دیکھا جو احمدیہ بستی کے بچوں کیلئے بنایا گیا ہے۔ یہاں مختلف قسم کی کھیلوں کا سامان موجود ہے۔

یہ دورہ مکمل کرنے کے بعد پونے دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور کینیڈا کی جماعتوں کیلگری، وینکوور، ایڈمنٹن، پیس ولیج، وان اور ویسٹن ساؤتھ کی بعض فیملیز کو شرف ملاقات بخشا۔ اس کے علاوہ امریکہ، گوئٹے مالا، پاکستان اور زیمبیا سے آنے والی بعض فیملیز کو بھی شرف ملاقات بخشا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ دوپہر 12 بجے تک جاری رہا۔ اس دوران مجموعی طور پر 30 خاندانوں کے 155 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور بیت الذکر تشریف لائے جہاں جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف شعبوں میں ڈیوٹی سرانجام دینے والے کارکنان نے اپنے شعبہ کے لحاظ سے باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ اس کے بعد قریباً ایک بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

3:30 بجے حضور انور نیشنل مجلس انصاراللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ کے لئے "بیت الانصار" تشریف لائے۔ قریباً ایک گھنٹہ یہ میٹنگ جاری رہی جس میں حضور انور نے باری باری تمام سیکرٹریان اور ان کے سپرد کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔ 4:30 بجے حضور انور نے بیت...... ٹورانٹو میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

(باقی صفحہ 2 پر)

خدا کے دفتر میں سابقین

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"پس وہ لوگ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرائیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی کہ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔" (الوصیت)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ایک احمدی نوجوان کا اعزاز

مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت مرکزیہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے شیخوپورہ کے ایک احمدی نوجوان ٹیبل ٹینس کے کھلاڑی مکرم محمد یحییٰ طاہر صاحب ابن مکرم محمد اسحاق ورک صاحب کو جونیئر ایشین ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ اور جونیئر سیف گیمز میں شرکت کیلئے پاکستان کی نمائندگی کرنے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ موصوف ہر دو مقابلہ جات میں شرکت کیلئے 15 جولائی سے دہلی (انڈیا) جاچکے ہیں۔ مکرم یحییٰ طاہر صاحب فرسٹ ائیر کے طالب علم ہیں اور شیخوپورہ میں چوہدری بشیر احمد صاحب کی نگرانی میں ٹیبل ٹینس کی معمول کی پریکٹس کرتے ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس اعزاز کو مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنادے۔ آمین

امریکہ سے ماہر ڈاکٹروں کی آمد

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آف یو ایس اے کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال میں امریکہ سے وقف عارضی پر آنے والے ڈاکٹروں کی خدمات سے استفادہ کیا جارہا ہے اس کے تحت مکرم ڈاکٹر انور احمد صاحب نیورالوجسٹ جو کہ Parkinsonism کے علاج کے ماہر بھی ہیں۔ مورخہ 2 تا 5 راگست 2004ء فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا علاج معالجہ کرینگے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

رابطہ نمبر 04524-213970-2113737

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

130

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

براہین احمدیہ کا اثر

حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

''والدم حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب سابقہ تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ (حال تحصیل وضلع نارووال) کے شفاخانہ میں انچارج ڈاکٹر تھے جن دنوں کا واقعہ بیان کرنے لگا ہوں ان دنوں میری عمر چھ سات برس سے زیادہ نہ تھی۔ تحصیل کے افسران تحصیلدار، نائب تحصیلدار ناظر اور انچارج تھانہ بھی حضرت والد صاحب کی بہت عزت کرتے اور ان سے حسن عقیدت رکھتے۔ ان کی مستورات کا ہمارے گھر آنا جانا تھا۔ خواہ مسلم ہوں یا ہندو یا عیسائی۔ ان میں سے ایک ناظر حضرت والد صاحب کے بڑے عقیدت مند تھے۔ لیکن ان کا اپنا حال یہ تھا کہ راگ وساز کے شیدائی اور ان کے لوازمات میں کھوئے ہوئے تھے۔ ایک دن ان کے بچوں سے ملنے ان کے ہاں گیا۔ ڈھولکی اور سارنگی کی آواز سن کر باہر کے ایک کمرے میں جھانکا۔ ساری مجلس مست ومگن تھی۔ لیکن ناظر صاحب کچھ شرمائے۔ سیدوں کی بڑی قدر کرتے تھے۔ گانا بجانا تو کچھ دیر کیلئے بند ہو گیا اور مجھے اندرون خانہ بھجوا دیا۔ ان کی دنیا کی رنگ رلیوں سے شغف میں ان کی ہر خاص وعام میں شہرت تھی۔ اب تک ان کی شکل نہیں بھولتی۔ بڑی بڑی مونچھیں اور داڑھی صاف۔ جب میں قادیان آیا تو ایک دن کیا دیکھتا ہوں کہ ایک صاحب سجدہ میں سرنگوں ہیں اور نہ معلوم اپنے مولا سے کس قسم کے راز و نیاز کی کیفیت میں غائب۔ ان کے لمبے سجدوں اور طول طویل نماز کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا۔ چہرے پر داڑھی تھی میں پہچان نہ سکا۔ نماز سے فارغ ہونے پر انہوں نے مجھے خود ہی گلے لگایا اور بتایا کہ وہ وہی مولا بخش بھٹی ہیں جو رعیہ میں ناظر تھے اور جس کی شہرت جیسی تھی سب کو معلوم ہے اور مجھے ان سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی کوئی کتاب غالباً براہین احمدیہ پڑھنے کے لئے والد صاحب نے انہیں دی اور جب وہ رعیہ سے تبدیل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق بخشی اور یہ وہ مشہور (رفیق) ہیں جن کی اولاد سے ہمارے نہایت مخلص دوست ڈاکٹر شاہنواز صاحب ہیں جنہوں نے ملازمت کے بعد اپنے آپ کو خدمت دین اور اشاعت (دین حق) کیلئے وقف کیا۔

(حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب ص 77)

دعائے شفا

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رفیق حضرت مسیح موعود............ قبولیت دعا کے نشان کے ذریعہ دعوت حق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''ایک دفعہ میں موضع سعد اللہ پور گیا تو میں نے چوہدری اللہ داد صاحب کو جو ابھی احمدیت سے مشرف نہ ہوئے تھے دیکھا کہ وہ بے طرح دمے کے شدید دورے میں مبتلا تھے اور سخت تکلیف کی وجہ سے نڈھال ہو رہے تھے۔ میں نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ مجھے پچیس سال سے پرانا دمہ ہے جس کی وجہ سے زندگی دوبھر ہو گئی ہے۔ میں نے علاج معالجہ کی نسبت پوچھا تو انہوں نے کہا کہ دور دور کے قابل طبیبوں اور ڈاکٹروں سے علاج کروا چکا ہوں مگر انہوں نے اس بیماری کو موروثی اور مزمن ہونے کی وجہ سے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ اس لئے اب میں اس کے علاج سے مایوس ہو چکا ہوں۔ میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی بیماری کو لکل داء دواء کے فرمان سے لاعلاج قرار نہیں دیا۔ آپ اسے لاعلاج سمجھ کر مایوس کیوں ہوتے ہیں۔ کہنے لگے کہ اب مایوسی کے سوا اور کیا چارہ ہے۔ میں نے کہا کہ ہمارا خدا توفعال لما یرید ہے اور اس نے فرمایا ہے کہ ''لاتیئسوا من روح اللہ (۔)'' یعنی یاس اور کفر تو اکٹھے ہو سکتے ہیں لیکن ایمان اور یاس اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے آپ ناامید نہ ہوں اور ابھی پیالہ میں تھوڑا سا پانی منگائیں میں آپ کو دم کر دیتا ہوں۔ چنانچہ اسی وقت انہوں نے پانی منگایا اور میں نے خدا تعالیٰ کی صفت شافی سے استفادہ کرتے ہوئے اتنی توجہ سے اس پانی پر دم کیا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی اس صفت کے فیوض سورج کی کرنوں کی طرح اس پانی میں برستے ہوئے نظر آئے۔ اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ اب یہ پانی انفعال ایزدی اور حضرت مسیح موعود .... کی برکت سے مجسم شفا بن چکا ہے۔ چنانچہ میں نے یہ پانی چوہدری اللہ داد کو پلایا تو آن کی آن میں دمہ کا دورہ رک گیا اور پھر اس کے بعد کبھی انہیں یہ عارضہ نہیں ہوا حالانکہ اس واقعہ کے بعد چوہدری اللہ داد تقریباً پندرہ سولہ سال تک زندہ رہے۔ اس قسم کے نشانات سے اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب موصوف کو احمدیت بھی نصیب فرمائی اور آپ خدا کے فضل سے مخلص اور داعی الی اللہ احمدی بن گئے۔''

(حیات قدسی جلد اول صفحہ 50)

بقیہ صفحہ 1

اب وہ گھڑی آ پہنچی تھی جب حضور انور کینیڈا کی سرزمین سے رخصت ہو کر تشریف لے جانے والے تھے۔ پانچ بجے کے قریب حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا گاڑی کے پاس تشریف لائے۔ ہزاروں کی تعداد میں عشاق خلافت احمدیہ ''احمدیہ ایونیو'' پر موجود تھے۔ حضور انور نے رقت آمیز دعا کروائی اور گاڑی میں سوار ہوئے۔ جب حضور انور کی گاڑی احمدیہ ایونیو سے ائیرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہوئے، ہر طرف سے السلام علیکم خدا حافظ اور فی امان اللہ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ احباب جماعت کے آنسوؤں اور اشکوں اور دعاؤں کے ساتھ قافلہ ائیرپورٹ کی طرف روانہ ہوا۔

حضور انور کی ائیرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ وغیرہ کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ حضور انور ائیرپورٹ پر پہنچے اور الوداع کہنے کیلئے آنے والے عہدیداران جماعت کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ائیرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ مکرم نسیم مہدی صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اور ڈاکٹر سید محمد اسلم دلدار صاحب جنرل سیکرٹری جماعت کینیڈا حضور انور کو جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے آئے۔

جہاز میں داخل ہونے سے قبل جب حضور انور لاؤنج میں تشریف فرما تھے تو کینیڈا کے وزیراعظم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے موبائل فون پر بات کی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

اس کے بعد حضور انور جہاز کے اندر تشریف لے گئے۔ امیر صاحب اور جنرل سیکرٹری صاحب نے حضور انور سے شرف معانقہ حاصل کیا۔ برٹش ائیرویز کی فلائٹ BA092 پونے سات بجے شام ٹورانٹو سے ہیتھرو ائیرپورٹ لندن کیلئے روانہ ہوئی۔ اور 6 جولائی بروز منگل صبح 6 بج کر 20 منٹ پر لندن پہنچی۔ امیگریشن کی کارروائی اور سامان کے حصول کے بعد قریباً پونے سات بجے حضور انور ائیرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ جہاں نائب امیر صاحب یو۔کے نے دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے سبھی کو شرف مصافحہ بخشا۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یو۔کے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے استقبال کیلئے ائیرپورٹ پر موجود تھیں۔

ائیرپورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے سات بجے حضور انور بیت فضل لندن پہنچے جہاں امیر صاحب یو۔کے کی قیادت میں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ احباب جماعت مرد و خواتین صبح سے ہی بیت فضل لندن میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور نے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اس موقع پر مکرم مرزا عبدالحق صاحب اور مکرم محمد عثمان چینی صاحب نے شرف معانقہ حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میں آج سے احمدی ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1996ء میں ایک نواحمدی ابراہیم صاحب کا جنازہ پڑھانے سے پہلے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

یہ گلاسگو میں پانچ سال پہلے مسلمان ہوئے تھے مگر احمدی نہیں تھے۔ احمدیت کی وساطت سے نہ ان کو پیغام ملا نہ ان کو خیال آیا احمدی ہونے کا۔ ان کے دل میں اسلام کے نتیجہ میں بوسنیا کے لئے قربانی کا جذبہ ابھرا اور محض اس اسلامی تعلق کی وجہ سے یہ بوسنیا کی خدمت کے لئے وقف ہو گئے اور مختلف جو قافلے جایا کرتے مدد کے ان میں ان کے ساتھ جایا کرتے تھے۔ ایک سال پہلے ان کا تعارف اتفاقاً جماعت سے اس طرح ہوا کہ جماعت کے ایک Convoy میں یہ بھی شامل ہو کر ایک اور ادارے کے چونکہ مستقل ممبر بنے ہوئے تھے یہ بھی شامل ہو کر ساتھ چلے گئے وہاں انہوں نے جس طرح احمدیوں کو عبادت کرتے دیکھا قریب سے ان کی عبادتیں دیکھیں، ان کا تعلق باللہ دیکھا ہر موقع پر وہ دعا کر کے کام کرتے تھے۔ اس سے اتنا متاثر ہوئے کہ بعد میں انہوں نے اپنے آپ کو احمدیوں کے ساتھ جانے کے لئے وقف کر دیا اور مجھے آ کر ملے اور مجھے کہا کہ میں نے قطعی طور پر احمدی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے، آج سے میں احمدی ہوں۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ آپ غور کر لیں آپ کو اختلافی مسائل بھی دیکھنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا مجھے کچھ تو بتا دیئے ہیں بعض احمدیوں نے یہاں اختلافی مسائل کی بحث نہیں ہے مجھے جس (دین) سے اطمینان نصیب ہو رہا ہے وہ یہ ہے۔ جس پر آپ عمل کر رہے ہیں۔ اور مجھے طمانیت ہی نہیں مل سکتی دوسری جگہ۔ اس لئے مجھے اپنے میں قبول کریں۔ اب مجھے یاد نہیں کہ باقاعدہ اس وقت ان سے بیعت فارم بھروایا کہ نہیں مگر یہ بات سن کر میں نے ان سے کہا کہ آپ آج کے بعد خدا کی نظر میں بھی احمدی ہیں میں آپ کو احمدی ہی سمجھوں گا۔ انہوں نے کہا دعا کریں میں پھر خدمت پر جا رہا ہوں۔

(روزنامہ الفضل 3 جون 1996ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کینیڈا کے اس پہلے سفر میں جن افراد کو حضور انور کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

1۔ بیگم صاحبہ حضور انور حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا
2۔ صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب
3۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)
4۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال)
5۔ خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر)
6۔ مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)
7۔ مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت)
8۔ مکرم ناصر سعید صاحب (عملہ حفاظت)
9۔ مکرم محمود احمد خان صاحب (عملہ حفاظت)

☆.....☆.....☆.....☆

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت منشی ظفر احمد صاحب

حضرت منشی ظفر احمد صاحب حضرت مسیح موعود کے 313 خاص ساتھیوں میں سے تھے۔ آپ کا حضرت اقدس سے تعلق 1884ء سے شروع ہو کر حضور کی وفات 1908ء تک رہا۔ حضرت منشی صاحب کو حضور کا اتنا قرب حاصل تھا کہ جب آپ قادیان میں ہوتے تو حضرت اقدس کی ڈاک آپ کے سپرد ہوتی۔ آپ ڈاک سنایا کرتے تھے۔ ایک خط پر لکھا ہوا تھا کہ کوئی دوسرا نہ کھولے۔ باقی خطوط تو آپ نے سنائے لیکن وہ خط حضور کے پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا "کھول کر سنائیں۔ ہم اور آپ کوئی دو ہیں۔"

ابتدائی حالات اور تعلیم

آپ کے والد صاحب کا نام مشتاق احمد عرف محمد ابراہیم تھا۔ آپ 1863ء میں پیدا ہوئے۔ آبائی وطن ہندوستان کے صوبہ یو۔ پی کے ضلع مظفر نگر میں بڈھانہ کا قصبہ تھا۔ اس زمانے میں تعلیم کے لئے سکول و کالج نہیں ہوتے تھے بلکہ مکتبی تعلیم کا سلسلہ ہوتا تھا۔ اسی طریق پر آپ نے اردو فارسی زبان اور درسی کتب کی تکمیل کی۔ حضرت منشی صاحب باقاعدہ علم حاصل کئے ہوئے عالم تھے۔ اس زمانہ میں "منشی" کا لفظ اس شخص پر بولا جاتا تھا جو قدرت انشاء رکھتا ہو اور نہایت ذی علم ہو۔ آپ قادر القلم منشی تھے۔

آپ کی ذہانت

مکتبی تعلیم سے فارغ ہوئے تو سترہ سال کے قریب عمر تھی۔ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں تحصیلدار کی کچہری میں جانا پڑا وہاں پر ایک تحریر کسی نے خطِ طغریٰ میں لکھ کر پیش کی ہوئی تھی سب لوگ اس تحریر کے پڑھنے میں ناکام رہے۔ چونکہ آپ کا علم تازہ تھا آپ نے تحصیلدار کے سامنے وہ تحریر بالکل صحیح پڑھ دی جس سے لوگوں پر آپ کی ذہانت کا بہت اثر ہوا۔

آپ کے چچا حافظ احمد اللہ صاحب قصبہ سلطانپور ریاست کپورتھلہ میں تحصیلدار تھے ان کے اولاد نہ تھی وہ آپ کو بیٹے کی طرح عزیز رکھتے تھے۔ آپ 20 21 سال کی عمر میں کپورتھلہ کی عدالت میں اپیل نویس مقرر ہو گئے۔ آپ اس ملازمت سے خوش تھے۔ کیونکہ آپ پر ملازمت والی پابندی نہیں تھی۔ آپ کی عمر 19 سال کی تھی کہ آپ حاجی ولی اللہ صاحب (جو کپورتھلہ میں سیشن جج تھے) کو براہین احمدیہ سنایا کرتے تھے۔ یہاں سے ہی آپ کو حضرت اقدس سے عقیدت ہو گئی۔ سرمہ چشم آریہ کی اشاعت سے قبل جب حضور جالندھر تشریف لے گئے تو آپ بھی حضور کی پیشوائی کے لئے گئے تھے۔ راجہ کنور بکرما سنگھ نے اپنا وزیر اور سواری حضور کو لانے کیلئے بھیجے ہوئے تھے۔ حضور نے آپ سے مصافحہ فرمایا۔ حضور نے دریافت فرمایا آپ کہاں رہتے ہیں؟ آپ کے بتانے پر حضور نے فرمایا ہم آپ کے ساتھ چلتے ہیں۔ چنانچہ حضور منشی صاحب کے ہاں تشریف لائے۔

اس کے بعد آپ کا تعلق بڑھتا ہی گیا۔ آپ نے کئی دفعہ حضور کی خدمت میں بیعت کے لئے عرض کیا حضور فرماتے مجھے حکم نہیں لیکن ہم سے ملتے رہا کرو۔ پھر آپ اپنے دوستوں محمد خان صاحب اور منشی اروڑے خان صاحب کے ساتھ بہت دفعہ قادیان گئے۔ جب حضور نے 23 مارچ 1889ء کو بیعت لینے کا اعلان فرمایا تو حضور نے اشتہارات بیعت آپ کو بھجوائے۔ آپ اپنی بیعت کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:۔

"منشی اروڑا صاحب فوراً لدھیانہ کو روانہ ہو گئے۔ دوسرے دن محمد خان صاحب اور میں گئے اور بیعت کر لی۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب تیسرے دن پہنچے انہوں نے استخارہ کیا۔ آواز آئی "عبدالرحمٰن آ جا" ہم سے پہلے آٹھ نو کس بیعت کر چکے تھے۔ بیعت حضور اکیلے اکیلے کو بٹھا کر لیتے تھے...... پہلے منشی اروڑا صاحب نے پھر میں نے۔ میں جب بیعت کرنے لگا تو حضور نے فرمایا کہ آپ کے رفیق کہاں ہیں؟ میں نے عرض کی منشی اروڑا صاحب نے بیعت کر لی ہے اور محمد خان صاحب نہا رہے ہیں کہ نہا کر بیعت کریں ......بیعت...... کر کے 15-20 روز لدھیانہ میں ٹھہرا رہا۔ اور بہت سے لوگ بیعت کرتے رہے۔ حضور تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی۔ اور دعا بعد بیعت بہت لمبی فرماتے تھے اس لئے ایک دن میں بیس پچیس کے قریب افراد بیعت ہوتے تھے۔"

(رفقاء احمد جلد چہارم صفحہ: 91)

مہمان نوازی اور ذکر حبیب میں انہماک

حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود مہمانوں کی انتہائی خاطر داری فرمایا کرتے تھے اور مہمانوں کیلئے عمدہ کھانا تیار کرواتے حضور کا نمونہ خدام کے لئے ایک اسوہ تھا۔ عیدین کے موقعہ پر دیہات سے عید پڑھنے کیلئے بیس تیس احمدی دوست کپورتھلہ آتے آپ ان سب کیلئے کھانے کا انتظام پہلے سے کرا چھوڑتے تا عید کے بعد ان کو اپنے گاؤں واپس نہ جانا پڑے اور اکٹھے مل بیٹھ کر حضرت اقدس کے حالات بیان کرتے جن کو حضرت اقدس کے حالات کا علم نہیں تھا ان کو حالات سناتے۔ اگر کوئی رفیق مل جاتا جو اکٹھے حضرت اقدس کی خدمت میں رہے ہوں تو پھر ان حالات کا تذکرہ کرتے اور ایک دوسرے کو سناتے اور یادوں کو تازہ کرتے۔ ذکر حبیب میں یہاں تک محو ہو جاتے کہ کھانے کے وقت کا خیال اور نہ کسی اور بات کا۔ حضور کی باتوں کو یاد کر کے آبدیدہ ہو جاتے۔ کبھی زار و قطار روتے کبھی یادوں کو تازہ کر کے خوش ہوتے۔

قرآن مجید سے محبت

قرآن مجید سے آپ کو بہت محبت تھی۔ آنحضرت ﷺ کا نام لیتے ہوئے بہت دفعہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔ رمضان کے مہینہ میں آپ کا یہ طریق تھا کہ رات کو تراویح میں جو سیپارہ پڑھا جانا ہوتا تھا آپ اس پارہ کے تفسیری نوٹ تیار کرتے اور تراویح کے بعد دوستوں کے سامنے اپنے نوٹ سنا دیتے کہ جو پارہ آج پڑھا گیا ہے اس کا مطلب اور احکام الٰہی یہ ہیں۔

حاضر طبعی

آپ کی طبیعت بڑی رسا اور حاضر تھی پیچیدگی سے نکل جانا آپ کا خاص وصف تھا۔ کرم دین نے جو مقدمہ حضور کے خلاف دائر کیا تھا حضرت منشی ظفر احمد صاحب اس مقدمہ میں بطور گواہ صفائی پیش ہوئے کرم دین نے بڑی جرح کی۔ بعد میں عدالت نے منشی صاحب سے یہ سوال کیا کہ آیا آپ مرزا صاحب پر اپنا جان و مال قربان کر سکتے ہیں؟ حضرت منشی صاحب نے فوراً بھانپ لیا کہ سوال کا مقصد شہادت کو جانبدار ثابت کرنا ہے۔ آپ نے بلا تامل جواب دیا کہ میں نے تو اپنی جان اور مال کی حفاظت کیلئے حضور کی بیعت کی ہے۔ آپ کا یہ جواب سن کر اس نے دانتوں میں قلم لے لیا۔ بات وہی تھی لیکن یہ طرز ادا کرنے سے اعتراض کا پہلو جاتا رہا۔

(رفقاء احمد جلد چہارم صفحہ: 23)

حضرت اقدس کی رفاقت

حضرت مسیح موعود کے ہر سفر میں آپ ساتھ رہے۔ حضرت اقدس اپنے سفر کی اطلاع دے دیتے۔ چنانچہ آپ رخصت لے کر قادیان پہنچ جاتے اور حضور کے ساتھ سفر میں شریک ہو جاتے۔

آپ کا تعلق حضرت اقدس سے اس قسم کا تھا کہ من تو شدم تو من شدی۔ ہر سفر میں شریک اور ہر تقریب میں شامل ہوتے۔ ایک تقریب کی آپ کو اطلاع نہ ملی آپ نے حضرت اقدس کو خط لکھا۔ حضور نے جواباً لکھا کہ:۔

"میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے کہہ دیا تھا کہ آپ کو اور چند اور دوستوں کو ضرور اطلاع کر دیں لیکن وہ لکھنا بھول گئے اور اس تقریب میں آپ لوگوں کے شامل نہ ہونے کا مجھے بڑا قلق ہے لیکن آپ خیال نہ کریں کیونکہ کپورتھلہ کی جماعت دنیا میں میرے ساتھ رہی ہے اور آخرت میں بھی میرے ساتھ ہوگی۔" (رفقاء احمد جلد چہارم صفحہ: 28)

حضرت اقدس سے عشق

حضرت مسیح موعود سے آپ کو جو تعلق تھا اس میں ناز و نیاز کا ایک عجیب امتزاج تھا۔ خود فرمایا کرتے تھے۔

"ہم حضور کے ادنیٰ خادم اور غلام تھے لیکن ہمارا حضور کے ساتھ تعلق بہت دفعہ بے تکلف دوستوں کا سا بھی ہوتا۔ اور حضور ہماری باتوں پر ہنستے رہتے۔ مثلاً حضرت صاحب کوئی تصنیف فرما رہے ہیں اور کسی کو ملاقات کی اجازت نہیں ہے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم سے کہتے ہیں کہ ہمارے لئے روک نہیں ہے، حضور بڑی خوشی سے آنے دیتے ہیں۔ یہ ایک کیفیت اور جذبہ تھا۔ جمال دوست کے بغیر ان خادموں کی طبیعت میں اطمینان نہیں ہوتا تھا۔"

حضرت اقدس گورداسپور ٹھہرے ہوئے ہیں حضرت منشی صاحب رات دیر سے پہنچے۔ حضور ایک کمرہ میں مع خدام فروکش ہیں۔ سب سو رہے ہیں، کوئی چارپائی خالی نہیں۔ حضور دیکھ کر اپنی چارپائی کو تھپک کر انہیں اشارہ فرماتے ہیں کہ یہاں آ جاؤ اور اپنا لحاف آپ پر ڈال دیتے ہیں۔ اس قسم کی پدرانہ شفقت کے کئی واقعات ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ 19 سال کی عمر میں ہی آپ حضور کی غلامی میں داخل ہوئے اور گویا بچوں کی طرح حضور کے دامن تربیت میں آپ نے پرورش پائی اور ہر حال میں شریک رہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"منشی صاحب مرحوم ان چند خاص بزرگوں میں سے تھے جن کے ساتھ حضرت اقدس کا خاص بے تکلفانہ تعلق تھا کپورتھلہ کی جماعت میں، ہاں وہی جماعت جس نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں سے یہ مبارک سندیں حاصل کی ہیں کہ خدا کے فضل سے وہ جنت میں بھی اسی طرح آپ کے ساتھ ہوگی جس طرح وہ دنیا میں ساتھ رہی۔ تین بزرگ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(1) حضرت میاں محمد خان صاحب مرحوم
(2) حضرت منشی روڑا صاحب مرحوم اور
(3) حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم

یہ تینوں بزرگ حقیقتاً شمع مسیح کے جاں نثار پروانے تھے جن کی زندگی کا مقصد اس شمع کے گرد گھوم کر جان دینا تھا۔ انتہائی درجہ محبت کرنے والے انتہاء درجہ مخلص انتہائی درجہ وفادار اور انتہاء درجہ جاں نثار اپنے

محبوب کی محبت میں جینے والے جن کا مذہب عشق تھا اور پھر عشق اور پھر عشق اور عشق میں ہی انہوں نے اپنی ساری زندگیاں گزار دیں۔ کیا یہ لوگ بھی کبھی مر سکتے ہیں۔" ۔

ہر گز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(الفضل 4 ستمبر 1941ء)

بے نظیر اخلاص وایثار

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو لدھیانہ میں کسی ضروری اشتہار کے چھپوانے کے لئے ساٹھ روپے کی ضرورت پیش آئی۔ حضور کے پاس رقم نہیں تھی اور ضرورت فوری اور سخت تھی۔ اس وقت منشی صاحب حضرت صاحب کے پاس لدھیانہ میں آئے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب نے منشی صاحب کو بلایا اور فرمایا اس فوری ضرورت کیلئے آپ کی جماعت اس رقم کا انتظام کر سکے گی؟ یہ سنتے ہی آپ فوراً کپورتھلہ گئے اور جماعت کے کسی فرد سے ذکر کئے بغیر اپنی بیوی کا زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کئے اور حضرت صاحب کی خدمت میں لا کر پیش کر دیئے۔ حضرت صاحب بہت خوش ہوئے۔ حضرت صاحب یہی سمجھتے رہے کہ کپورتھلہ کی جماعت نے رقم کا انتظام کیا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت منشی اروڑا صاحب حضرت صاحب کے پاس گئے تو حضرت صاحب نے خوشی کے لہجہ میں فرمایا کہ منشی صاحب اس وقت آپ کی جماعت نے بڑی ضرورت کے وقت امداد کی۔ منشی صاحب نے حیران ہوکر پوچھا حضرت کونسی امداد، مجھے تو کچھ پتہ نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا "یہی جو منشی ظفر احمد صاحب جماعت کپورتھلہ کی طرف سے ساٹھ روپے لائے تھے۔" منشی صاحب نے کہا حضرت! منشی صاحب نے مجھ سے تو اس کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی جماعت سے ذکر کیا۔ میں ان سے پوچھوں گا کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا۔ واپس جا کر منشی ظفر احمد صاحب سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ حضرت صاحب کو ضرورت پیش آئی اور آپ نے ہمیں بتایا تک نہیں۔ پھر منشی اروڑا صاحب چھ ماہ تک منشی ظفر احمد صاحب سے ناراض رہے۔ اللہ اللہ یہ وہ فدائی لوگ تھے جو حضرت اقدس کو عطا ہوئے۔ (الفضل 4 ستمبر 1941ء)

غرضیکہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب ہر وقت ہر حال میں حضرت اقدس کے ساتھ رہے۔ پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ جنگ مقدس کے پرچے آپ کو حضرت اقدس لکھوایا کرتے تھے۔ آپ بہت خوش خط اور زود نویس تھے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب 15 راگست 1941ء کو بعارضہ پیچش بیمار ہوئے۔ اور 20 راگست 1941ء کو صبح 6:30 بجے حضرت اقدس کا یہ بے مثال عاشق صادق اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔ آپ کا جسد خاکی قادیان لایا گیا۔ نماز جنازہ امیر مقامی حضرت مولانا شیر علی صاحب نے پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

آپ کی وفات کے وقت حضرت مصلح موعود قادیان سے باہر تھے اس لئے تدفین میں شامل نہ ہو سکے۔ حضور تدفین کے بعد تشریف لائے۔ آپ نے 22 راگست 1941ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت منشی صاحب کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اس کا ایک حصہ ذیل میں درج ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے ابتدائی ایام میں آپ پر ایمان لائے، آپ سے تعلق پیدا کیا اور ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہوئے اس راہ میں انہوں نے ہزاروں مصیبتیں اور تکلیفیں برداشت کیں ان کی وفات جماعت کیلئے کوئی معمولی صدمہ نہیں ہوتا۔...... کیونکہ منشی ظفر احمد صاحب ان آدمیوں میں سے آخری آدمی تھے جو حضرت مسیح موعود کے ساتھ ابتدائی ایام میں اکٹھے رہے۔ یہ چار آدمی (میاں عبداللہ صاحب سنوری، منشی اروڑے خان صاحب، منشی محمد خان صاحب اور منشی ظفر احمد صاحب۔ ناقل) جن کے حضرت مسیح موعود کے ساتھ دعویٰ ماموریت اور بیعت سے پہلے کے تعلقات تھے کہ ایک منٹ کیلئے بھی دور رہنا برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ایسے لوگوں کی وفات ایک بہت بڑا اور اہم مسئلہ ہوتا ہے کیونکہ جو شخص ان لوگوں کیلئے دعا کرے، ان پر احسان نہیں ہوتا بلکہ اپنے او پر احسان ہوتا ہے۔......

......ابتدائی گہرا تعلق رکھنے والوں میں سے منشی ظفر احمد صاحب آخری (رفیق) تھے۔ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں آپ سے گہرا تعلق اور بے تکلفی رکھتے تھے ان میں سے تو غالباً منشی ظفر احمد صاحب آخری آدمی تھے۔ کپورتھلہ کی جماعت کو ایک یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اس جماعت کو یہ لکھ کر بھیجا تھا کہ مجھے یقین ہے کہ جس طرح خدا نے ہمیں اس دنیا میں اکٹھا رکھا ہے اسی طرح اگلے جہاں میں بھی کپورتھلہ کی جماعت کو میرے ساتھ رکھے گا۔ مگر اس سے کپورتھلہ کی جماعت کا ہر فرد مراد نہیں بلکہ صرف وہی لوگ مراد ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کا ساتھ دیا جیسے منشی اروڑے خان صاحب تھے یا منشی محمد خان صاحب تھے یا منشی ظفر احمد صاحب تھے۔ یہ لوگ حضرت مسیح موعود کے ہزاروں نشانوں کا چلتا پھرتا ریکارڈ تھے۔"

(الفضل 28 راگست 1941ء)

امراء اضلاع اور وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

"...........امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔...... امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد (وقف عارضی) کے پیش نظر اور خدمت ...... کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں۔"

(الفضل 13 اپریل 1966ء)

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

وقار عمل احمدی معاشرہ کی نمایاں خصوصیت

الفضل اب انٹرنیٹ پر پڑھ لیتا ہوں اگرچہ وہ مزا نہیں جو "کولڈ پرنٹ" میں پڑھنے کا ہوتا ہے بہر حال رابطہ تو رہتا ہے۔ آج الفضل پڑھنے کے لئے کھولا تو پہلا مضمون جو نظر سے گزرا وہ وقار عمل کے بارہ میں تھا کہ ہاتھ سے کام کرنے والے خدام کے اعزاز میں تقریب تھی۔ ذہن نے فوراً کہا دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو! قادیان اور ربوہ کا وہ ماحول آنکھوں کے سامنے پھرنے لگا جب ہمارے احمدیہ معاشرہ میں ہاتھ سے کام کرنے کی قدر کی جاتی تھی۔ ربوہ میں بھی شروع شروع میں دیواروں پر جو حکمت کی باتیں لکھی رہتی تھیں ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ "ہاتھ سے کام کرنا غلامی کی عادت کو دور کرتا ہے"۔ ہر ہفتہ باقاعدگی سے وقار عمل منایا جاتا تھا جس میں خدام انصار اطفال سب ہی شریک ہوتے تھے۔ کچے مکان تھے، گلیاں راستے سب کچے تھے اس لئے ان کی صفائی کی ضرورت بھی زیادہ تر تھی۔ لوگ یکجا ہوتے، کوئی کدال پکڑ لیتا کوئی جھاڑو اٹھا لیتا کوئی کسی دوسرے طریق پر صفائی ستھرائی کا کام کرنے لگتا کوئی بالٹی تسلے میں پانی ڈال کر اس کا چھڑکاؤ کرنے لگتا غرض سب ہی خشوع وخضوع سے کام میں لگے رہتے کسی کو کسی کا پتہ نہ ہوتا کون کون ہے اور کیا کام کر رہا ہے۔ ہمارے کچے کوارٹروں والے حصہ میں کئی بزرگ رفقاء تھے وہ بھی گھروں سے نکل آتے۔ ہمیں حضرت مولوی غلام نبی مصری اور حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب اور ان کے برادر بزرگ حضرت قاضی عبدالرحیم کا یاد ہے کہ وہ ہمارے اطفال کے ساتھ ساتھ چلتے کام میں حوصلہ افزائی کی باتیں کرتے اور دعائیں دیتے رہتے۔ وقار عمل شروع ہونے سے قبل اور بعد میں دعا ہوتی۔ دعا کے بعد لوگ باگ اپنے گھر کی راہ لیتے۔ محلّہ کا ہر کوچہ صاف ستھرا ہو جاتا۔ اردگرد کے دیہات کے لوگ ابتداء ہی سے ربوہ والوں کو کوئی عجوبہ مخلوق سمجھتے تھے اس لئے انہیں ان کے طور طریق نرالے لگتے تھے کہ اچھے بھلے سفید پوش لوگ جھاڑو دیتے پھر رہے ہیں یا ٹوکری ڈھو رہے ہیں۔ باہر سے آنے والے پہلے پہل تو ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے ان کو حیرت سے دیکھتے رہتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کو رفتہ رفتہ ربوہ والوں کی عادات سکھا دیں۔ بعد کوئی بار محنت مزدوری کے لئے آنے والے لوگ بھی وقار عمل کے وقت اپنے کام کو ترک کر کے محض خدمت خلق کے لئے کام کرتے تھے اور پھر فراغت کے بعد اپنی محنت مزدوری کا کام شروع کرتے تھے۔

ہمیں یاد ہے اس زمانہ میں اکثر باہر کے لوگ چار پائیاں بُننے کے لئے ایک قسم کا نرم ریشوں کی جنگلی پلسن کا بان لے کر آیا کرتے تھے اور روپے یا اٹھنی میں وہ بان کے علاوہ چار پائی بُننے کا کام بھی مکمل کر دیا کرتے تھے۔ ایک شخص کہ بعد کو احمدی ہو گیا، بتایا کرتا تھا کہ ہم لوگ اتنے غریب تھے کہ ہمارے پاس روزی روزگار کا کوئی ذریعہ نہ تھا چنیوٹ یا لالیاں جا کر محنت مزدوری کرتے تھے ربوہ والوں کو دیکھا کہ چار پائیوں پر سوتے ہیں تو دریا کے بیلے میں اگی ہوئی جنگلی پلسن کے گٹھے باندھ سر پر اٹھاتے اور گلی گلی پھیرا لگا کر بیچتے۔ اکثر یہ مطالبہ ہوتا کہ بان کافی نہیں چار پائی بننا بھی ضروری ہے چنانچہ یہ کام بھی سیکھ لیا اور رفتہ رفتہ ہنر مند ہو گئے۔ پہلے گٹھے سر پر اٹھا کر لاتے تھے پھر بار برداری کے لئے گدھا لے لیا اس طرح کام بڑھتا گیا۔ دیکھا دیکھی دوسروں نے بھی اسی قسم کا کام شروع کر دیا۔ ہمیں یاد ہے میاں نورا ان کا نام تھا، وہ گٹھے سر پر اٹھائے آتے اور وقار عمل میں شامل ہو جاتے۔ گھنٹے دو گھنٹے کے بعد جب وقار عمل کا کام ختم ہو جاتا تو اپنے دھندے کی طرف توجہ کرتے اور دن میں دو تین پھیرے لگاتے اور اس طرح کافی کمائی کر لیتے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ احمدیت کی برکت تھی کہ ہم لوگوں نے بڑے بڑوں کو ہاتھ سے کام کرتے دیکھا اور اس طرح کام کرنے کو عار سمجھنا چھوڑ دیا ورنہ ہمارے بڑے لوگ اپنے لوگوں کے سامنے کبھی اٹھ کر پانی پینے کے بھی روادار نہیں ہوتے۔

بیگم حمیدہ اختر حسین نے اپنی خود نوشت سوانح عمری "ہمسفر" میں لکھا ہے کہ وہ گاندھی جی سے ملنے کے لئے ان کے واردھا "آشرم" میں گئیں وہاں دیکھا کہ "سیٹھ برلا (ہندوستان کے سب سے بڑے سرمایہ دار سیٹھ گھنشیام داس برلا) جھاڑو لگا رہے ہیں"۔ لکھتی ہیں میں نے گاندھی جی سے کہا "آپ برا نہ مانئے گا سچ بات یہ ہے کہ مجھے تو یہ سب تماشا لگا کہ جھاڑو دے رہے ہیں، پانی بھر کر لا رہے ہیں، گو بر اٹھا رہے ہیں۔ جبکہ یہی لوگ اپنے اپنے گھروں میں واپس جا کر صاحب بہادر اور میم صاحب بن جاتے ہیں۔ آج صبح میں نے سروجنی جی (مسز سروجنی نائیڈو مشہور لیڈر اور بعد کو گورنر صوبہ بہار) کو جھاڑو دیتے دیکھا یہ تو اپنے گھر میں ایک گلاس پانی بھی اٹھ کر نہیں پیتیں یہ بیٹھی تو ہیں آپ ان سے پوچھ لیں۔ بات تو جب ہے کہ آپ کی سکھائی پڑھائی باتوں کو آپ کے سامنے سے ہٹ جانے کے بعد یاد رکھ کر اس پر عمل کریں۔ سروجنی جی نے گھبرا کر میری طرف دیکھا۔ اب گاندھی جی نے اپنی عینک کو سرکا کر بالکل ناک کی نوک پر کر کے اوپر کی طرف سے مجھے گھور کر دیکھا میں ان کی نظروں کی تاب نہ لا سکی اور نیچے دیکھنے لگی"۔ (ہمسفر ص 208) گاندھی

باقی صفحہ 6 پر

نذیر احمد خادم صاحب

اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عافیت اور سلامتی کا حصار

محمد اظہار الحق اپنے کالم ''تلخ نوائی'' میں ''قتل گاہیں'' کے زیر عنوان تحریر کے آخر پر رقمطراز ہیں کہ:۔

''مسجد تو اللہ کا گھر ہے، ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑی سعادت کیا ہو سکتی ہے کہ وہ پانچ وقت کی نماز مسجد میں ادا کرے اور زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گزارے لیکن جان بچانا فرض ہے، جان بچانے کے لئے تو مردار کا گوشت کھانے کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ مسجدیں قتل گاہوں میں تبدیل ہو گئی ہیں جہاں جان کا خطرہ ہو وہاں نماز کیسے پڑھی جا سکتی ہے؟ نماز تو سکون چاہتی ہے، اسے تو ذرا سا خلل بھی پسند نہیں، اسی لئے گھر کی گہما گہمی اور شور و غوغا چھوڑ کر مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا تو اب جب مسجدیں قتل گاہیں بن گئی ہیں تو کلاشنکوفوں کا نشانہ بننے سے بہتر ہے کہ مسلمان مسجدوں سے واپس گھروں میں آ جائیں۔

مسجدیں غیر محفوظ ہیں اور وہ بھی صرف مملکت خداداد میں! بھارت میں جب ۔ ۔مانوں کا خون بہانا روزمرہ کا معمول ہے۔ مسجدیں محفوظ ہیں۔ امریکہ میں جہاں 11 ستمبر کے بعد کسی بھی مسلمان دشمن کارروائی کی توقع کی جا سکتی ہے مسجدیں محفوظ ہیں۔ لیکن یہاں حالت یہ ہے کہ مسجدیں مسلح پولیس کے پہرے میں ہیں اور پھر بھی غیر محفوظ ہیں۔ بچے مسجدوں سے زندہ سلامت واپس آتے ہیں تو مائیں صدقے دیتی ہیں اور نفل پڑھتی ہیں اور بچوں کے آگے ہاتھ جوڑتی ہیں کہ نماز گھر پر پڑھ لو اور موت کے منہ میں نہ جاؤ۔

کیا رنگ نسل اور عقیدے کی بنیاد پر ایک انسان کا دوسرے انسان کو قتل کرنا جائز ہے؟ اس سوال کا جواب کون دے گا؟'' (روزنامہ جنگ 18 اکتوبر 2003ء)

اس سوال کا جواب تو چودہ سو سال سے قرآن مجید میں موجود ہے۔ سارا قرآن کریم اس سے بھرا پڑا ہے۔ اس کی اولین سورۃ کی سب سے پہلی آیت ہی میں اس سوال کا کافی وشافی اور کامل و مکمل جواب موجود ہے کہ ہر قسم کی حمد کی مستحق وہ ذات ہے جو رب العالمین، سارے انسانوں کالے، گورے، کافر و مومن، مسلم و غیر مسلم سب کا خالق و مالک اور رازق وہی ہے۔ وہ سب کو پالتا اور اپنی عطا اور ربوبیت کا بادل سب پر بلا تمیز رنگ ونسل اور مذہب و ملت برساتا ہے۔ کسی سے کوئی تفریق نہیں کرتا۔

یہ پہلا سبق تھا کتاب ھدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

آنحضرت ﷺ نے یہی بات یوں بیان فرمائی ہے کہ الخلق عیال اللّٰہ کہ مخلوق خدا کی عیال اور کنبہ ہے۔ دنیا میں ہم کسی کے اہل و عیال اور اطفال سے حسن سلوک اور پیار کرتے ہیں تو وہ ہمارا ممنون احسان ہوتا ہے۔ ہم سے محبت اور پیار کرنے لگتا ہے اور یہی بات خدا کے پیارے رسول ﷺ نے ہمیں یوں ذہن نشین کروائی ہے کہ ۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

آج ہم اپنے سے ادنیٰ سا اختلاف رائے یا سوچ کا اختلاف رکھنے والے کو برداشت نہیں کرتے اور اسے زندہ رہنے کے حق سے محروم کرنے پر تل جاتے ہیں تو پھر کیا ایسے معتوبوں اور مقتولوں کا خالق اور رب ہم سے ناراض نہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں رسول کریم ﷺ کو اسی لئے ''رحمۃ للعالمین'' کا خطاب عظیم عطا فرمایا کہ ہم آپؐ کی شان رحمت کے مطابق خدا کے بندوں سے رحمدلی اور عفو و کرم کا سلوک کریں اور حضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور تعلیم کو اپنائیں۔ مسند احمد جلد دوم میں حدیث ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں، ''مومن وہ ہے جس سے دوسرے تمام انسان امن میں رہیں۔'' اسی طرح آنحضور ﷺ نے ہر انسان کی جان، مال اور عزت و آبرو کی حرمت قائم فرمائی ہے۔

(بخاری کتاب الایمان)

حضور ﷺ نے ساری زندگی دکھ پر دکھ برداشت کئے مگر دکھ دینے والوں کو سکھ دیا۔ ان کے لئے دعا ہی کی۔ کسی سے بھی انتقام نہ لیا۔ حضرت عائشہؓ گواہی دیتی ہیں کہ آپؐ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی ظلم وزیادتی کا انتقام نہ لیا۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ یہاں صرف چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

مشہور یہودی جرنیل مرحب کی بہن نے گوشت میں زہر ملا کر یہ بھنا ہوا گوشت تحفہ کے طور پر آنحضورؐ کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو محفوظ رکھا۔ مگر آپؐ کے ایک صحابیؓ اس زہر کے اثر سے وفات پا گئے۔ اس عورت کے اقبال جرم کے باوجود آنحضورؐ نے اسے معاف فرما دیا۔ (ابوداؤد کتاب الدیات)

غزوۂ ذات الرقاع میں ایک کافر غورث بن حارث نے حضور اکرم ﷺ کو سوتے ہوئے پا کر حضورؐ کی تلوار اٹھا کر آپؐ پر قاتلانہ حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو خداداد رعب و ہیبت سے وہ کانپ کر رہ گیا۔ اب وہ حضورؐ کے رحم و کرم پر تھا۔ لیکن آپؐ نے اس کی جان بخشی کر دی۔ (بخاری کتاب المغازی)

نبی اکرم ﷺ نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی تمام شرارتوں اور گستاخیوں کے باوجود اس کا جنازہ پڑھایا۔ جنازہ کے ساتھ اس کی قبر تک تشریف لے گئے اور اس کی تدفین تک وہاں موجود رہے۔

(بخاری کتاب الجنائز)

فتح مکہ کے موقع پر بڑے بڑے جانی دشمنوں کو آپ کی رحمت اور عفو و کرم نے جان کی امان دی۔ ایک واجب القتل شخص (ھبار بن الاسود) جس نے مکہ سے ہجرت مدینہ کے دوران قاتلانہ حملہ کر کے رسولؐ خدا کی صاحبزادی حضرت زینب کو اونٹ سے پتھریلی چٹان پر گرا دیا۔ جس سے ان کا حمل ساقط ہو گیا اور اسی چوٹ اور صدمہ سے وہ وفات پا گئیں۔ اس ظالم کو بھی نبیؐ رحمت نے معاف فرما دیا۔

ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کو جس نے عمر بھر دین حق کی عداوت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا حدیبیہ کے موقع پر مسلمانوں کو عمرہ سے روکا، حدیبیہ کے معاہدہ کو توڑنے میں نمایاں کردار ادا کیا اور فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ کی طرف سے عفو عام اور امن و امان کے اعلان کے باوجود ہتھیار نہ ڈالے اور اپنے ساتھیوں سمیت خالد بن ولید کے دستہ پر حملہ آور ہو کر حرم کعبہ میں خونریزی کا مرتکب ہوا اور بالآخر یمن کی طرف فرار اختیار کر گیا۔ اس کی بیوی ام حکیم قبول اسلام کے بعد حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنے ظالم اور واجب القتل خاوند کی معافی کی طالب ہوئی تو رحمت مجسم ﷺ نے اسے معاف فرمایا تو وہ عکرمہ کو تلاش کر کے لائی۔ وہ حضورؐ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو نہ صرف حضور نے اسے معاف فرمایا بلکہ دشمن قوم کے اس سردار کو خوش آمدید کہا اور اس کے اعزاز کے لئے حضورؐ کھڑے ہو گئے۔ (سیرت الحلبیہ جلد 3 ص 92، موطا امام مالک کتاب النکاح)

اور حضور ﷺ نے اپنی چادر از راہ احسان اور امان عطا کرنے کے نشان کے طور پر عکرمہ کی طرف پھینک دی پھر و فور مسرت سے حضورؐ نے اس کی طرف قدم مبارک بڑھائے۔ اس حسن سلوک، شان رحمت و کرم کو دیکھ کر مشرکین مکہ کا سردار عکرمہ سو جان سے حضور پر فدا ہو گیا اور صدق دل سے مسلمان ہو کر آپ کا فدائی اور جان نثار غلام بن گیا۔ اس موقع پر عکرمہ کی درخواست پر حضورؐ نے بارگاہ رب العزت میں ہاتھ پھیلا دیئے اور دعا کی کہ ''مولیٰ اے میرے مولیٰ! عکرمہؓ کی ساری عداوتیں معاف فرما دے''۔ اس کے بعد رحمت دو عالم ﷺ کا ابر رحمت عکرمہ بن ابوجہل پر یوں برسا کہ حضورؐ نے اپنے صحابہؓ کو تاکید فرمائی کہ دیکھو عکرمہؓ کے سامنے

تعارف کتب

ہومیو پیتھی کا معلوماتی سہ ماہی رسالہ

ھوالشافی جرمنی

سیدنا طاہر نمبر

جرمنی سے ہومیو پیتھی طریقہ علاج کی ترجمانی و ترویج کے لئے ایک سہ ماہی معلوماتی رسالہ ''ھوالشافی'' کے نام سے نکل رہا ہے۔ اس وقت اس رسالہ کی جلد نمبر 2 شمارہ اپریل تا جون 2004ء زیر تعارف ہے۔ اسے سیدنا طاہر نمبر کا عنوان دیا گیا ہے۔

اس سہ ماہی رسالہ کے مدیر رانا سعید احمد خان صاحب آف جرمنی ہیں۔ سرورق اور پس ورق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی رنگین تصاویر سے مزین ہے۔ رسالہ کی تحریرات میں ہومیو پیتھی طریقہ علاج اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اس بارے میں خدمات و احسانات کا تذکرہ نمایاں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نہ صرف خود عظیم طبیب تھے بلکہ اپنے اس طریقہ علاج کی ترویج کے لئے ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں تاکہ اس سستے اور مفید طریقہ علاج کو پوری دنیا میں متعارف کروایا جا سکے۔

حضور رحمہ اللہ نے ایم ٹی اے پر ہومیو پیتھی لیکچرز کا اہتمام کر کے پوری دنیا میں اپنے شاگرد بنائے اور آج دنیا کے بیشتر خطوں میں حضور رحمہ اللہ کے فیض یافتہ ہومیو پیتھس دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔

''ھوالشافی'' رسالہ بھی ہومیو پیتھی طریقہ علاج کی ترویج و اشاعت کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ زیر تبصرہ رسالہ 72 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ کے سیدنا طاہر نمبر میں جن احباب کی تحریرات شامل ہیں ان میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت، مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ، چوہدری نصیر احمد صاحب، ساجد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ، محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، حافظ عبدالحلیم صاحب، محمد اسلم شاد صاحب مینیجر ھوالشافی، ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ، عبدالمنان طاہر صاحب مربی سلسلہ۔ اس کے علاوہ اور بھی تحریرات، نسخہ جات اور ہومیو پیتھی معلومات اس رسالہ میں شامل اشاعت ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے مفید نتائج نکالے اور اس رسالہ کو لوگوں کی راہنمائی اور خدمت کی توفیق دے۔ آمین (ایم۔ ایم۔ طاہر)

اس کے باپ (ابوجہل) کو برا بھلا نہ کہنا۔ اس سے میرے ساتھی عکرمہؓ کی دلشکنی و دلآزاری ہوگی اور اسے تکلیف پہنچے گی۔

یہ ہے ایک ادنیٰ سی جھلک اللہ تعالیٰ کے اس محبوب و مقدس رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کریمانہ، صفات جمیلہ، احترام آدمیت وتکریم انسانیت اور خونی و جانی دشمنوں تک کے جسم وجان کو اپنے دامنِ عفو وکرم میں امان دینے کی جسے حق تعالیٰ نے ساری دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور ہمارے لئے کامل اور بہترین نمونہ (اسوۂ حسنہ) قرار دیا۔ پس آج ہمارے شہرو دیہات، ہمارے گھر بار، ہماری عبادت گاہیں اور بازار اسوۂ رسولؐ پر عمل کرنے سے ہی امن وسلامتی کے حصار بن سکتے ہیں ہر فساد کا یہی علاج ہے کہ ہم آپؐ کی سیرت طیبہ اور اسوۂ حسنہ سے چمٹ جائیں اور اس پاک نمونہ اور اسوہ سے اپنے کردار کو مزین کر کے نہ صرف اپنے معاشرہ کو امن وامان کی جیتی جاگتی تصویر بنائیں، اپنے وطن کو جنت نظیر بنائیں بلکہ کل عالم کو حسن واحسان محمدؐ کا گرویدہ بنا کر اس کے عافیت اور سلامتی کے حصار میں داخل ہونے کا موجب بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق وسعادت عطا رمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4

ی کا جواب یہ تھا کہ میں تلقین کرتا رہتا ہوں، کچھ پر اثر ہوتا ہے کچھ پر نہیں ہوتا۔

مگر ہمارے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دکھاوا نہیں تھا نہ ہے جب ہم لوگ وقار عمل کرتے ہیں تو اس کی روح کو سمجھ کر کرتے ہیں اور ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہیں سمجھتے۔

ہمارے ہاں وقار عمل کی روایت قادیان کے زمانہ سے چلی آتی ہے اور ہم نے اس روایت کو ثابت قدمی سے قائم رکھا ہے۔ قادیان کے ایک اور وقار عمل کا تو ہمیں اچھی طرح یاد ہے۔ قادیان میں جلسہ گاہ ہمارے گھر کے بالکل پاس، تعلیم الاسلام کالج کے میدان میں بنا کرتی تھی۔ جلسہ گاہ کی عارضی تعمیر سے پہلے وقار عمل ہوتا تھا سارے قادیان کے لوگ بزرگوں سمیت اس میں شریک ہوتے اور اس جگہ کو صاف کیا کرتے تھے۔ بعد کو وہاں عارضی سٹیڈیم بن جاتا تھا۔ ہمیں ایک وقار عمل یاد ہے جس میں حضرت مصلح موعود خود جھک کر اپنے ہاتھ سے کدال سے مٹی کھودرہے ہیں۔ ہمیں ایک جلسہ ایسا بھی یاد ہے جس میں لاؤڈ سپیکر نہیں تھا لوگ حضرت صاحب کی تقریر کو سن کر آگے "ریلے" کرتے تھے اس طرح بہت وقت لگتا تھا لیکن اس کے سوا چارہ بھی نہیں تھا۔ غرض ہماری وقار عمل کی روایت ایسی ہے جو احمدیہ معاشرہ کی نمایاں خصوصیت سمجھی جاتی ہے اسے جاری وساری رہنا چاہئے۔

معاہدہ سیورز

پہلی جنگ عظیم کے بعد معاہدہ سیورز ترکی اور اتحادیوں کے مابین 10 اگست 1920ء کو طے پایا۔ یہ 13 حصوں اور 433 صفحات پر مشتمل تھا۔ درحقیقت ترکی نے جنگ میں اتحادیوں کے خلاف محوری طاقتوں کا ساتھ دیا تھا۔ اس لئے ان کے ساتھ اسے بھی امن معاہدے کی چکی میں پسنا پڑا۔ معاہدے کی رو سے اتحادیوں کو یہ حق حاصل تھا کہ آبناؤں پر قبضہ کر لیں اور ایشیائی ترکی کے کسی بھی حصے پر قابض ہو جائیں۔ ترکی کے زیر استحقاق علاقے میں ایک نئی عیسائی جمہوریہ آرمینیا کو وجود میں لا کر بین الاقوامی تحفظ میں دیا گیا۔ اس کی حدود کا تعین امریکہ کی مدد سے کیا گیا۔ اس میں مشرقی اناطولیہ، ارض روم، دان جس، ترابزون اور زنجان کے صوبے شامل تھے۔ مشرقی تھریس کا پورا علاقہ اور مغربی تھریس کا کچھ علاقہ یونان کو دیا گیا۔ سمرنا کا ضلع امبردس گیلی پولی اور روڈوستا کے جزائر بھی یونان کو دیے گئے۔ جنوبی اناطولیہ، ڈوڈی کانیس کے جزائر بشمول رہوڈز اٹلی کے سپرد کیے گئے۔ درۂ دانیال اور باسفورس کو بین الاقوامی تحویل میں دیا گیا۔ شام کا انتراب فرانس کو اور میسوپوٹیما (موجودہ عراق)، فلسطین اور مشرق اردن کے انتراب برطانیہ کو دینے کی سفارش کی گئی، جس پر عمل درآمد چند سال بعد معاہدہ لوسین کے تحت ہوا۔ عثمانی سلطنت کے بقیہ عرب صوبوں نے آزادی حاصل کر لی۔ بحیرۂ احمر کے کنارے عرب کی ساحلی پٹی میں، جو مسلمانوں کی نظر میں اس لئے اہمیت رکھتی ہے کہ اس میں مکہ اور مدینہ کے مقدس مقامات ہیں، حجاز کی خود مختار بادشاہت قائم ہوگئی۔ بقیہ عرب میں ترکی کا اقتدار اعلیٰ بس برائے نام تھا اور ان علاقوں میں کئی خود مختار امیر، سلطان، شیخ، شریف اور امام اپنا اپنا حکم چلاتے تھے۔ ترکی کو صرف 50 ہزار فوج رکھنے کی اجازت دی گئی اور لازمی فوجی تربیت ختم کر دی گئی۔ اسلحے کی تعداد بھی مقرر کی گئی تھی۔ اتحادیوں کے نمائندوں پر مشتمل دو کمیشن بنائے گئے۔ پہلے کمیشن کا کام ترکی کا بجٹ، عوامی قرضوں، کرنسی، کسٹم، مراعات، بالواسطہ یا بلاواسطہ ٹیکسوں پر کنٹرول اور نگرانی تھا۔ دوسرے کمیشن کے امور میں معاہدات کی شرائط پر پابندی کروانا شامل تھا۔

متعصبانہ رویے اور تذلیل پر مبنی اس معاہدے کے خلاف مسلمانان عالم نے نفرت کا اظہار کیا۔ حتیٰ کہ ترکی کی حکومت بھی احتجاج کئے بغیر نہ رہ سکی، جو اتحادیوں کی توپوں اور بندوقوں کے حصار میں لاچاری کے ساتھ ترک اور اسلامی روایات کو بدنام کر رہی تھی۔ تاہم مصطفیٰ کمال پاشا کو حکومت اور عظمت بخشنے میں یہی معاہدہ کارگر ثابت ہوا جن کی قیادت میں ترکوں نے اس معاہدے کے خلاف مزاحمت کی۔ نام نہاد امن کے ٹھیکے دار سمجھ رہے تھے کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ ان کی خام خیالی تھی۔ درحقیقت ان کے ان اقدامات نے نفرت کی چنگاریوں کو شعلہ بنا دیا تھا۔ جس کے نتائج معاہدے کے چند ماہ بعد ہی ترک۔ یونان جنگ کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ اس جنگ میں ترکوں نے روایتی انداز میں مقابلہ کرتے ہوئے یونانیوں کے ہوش ٹھکانے لگا دیئے۔ جب یونانی ترکوں کے مقابلے میں پسپا ہونے لگے تو قوی اندیشہ پیدا ہوا کہ برطانیہ بھی اس جنگ میں کود پڑے گا لیکن برطانوی عوام جنگ میں شامل ہونے کے لئے تیار نہیں تھے۔ مقدمہ کراچی (تحریک خلافت کے سلسلے میں خالق دینا ہال کا مقدمہ 1921ء) کے بعد ہندوستانیوں نے بھی برطانیہ سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ اب ہم جنگ عظیم کی طرح اس جنگ میں ترکوں سے نہیں لڑیں گے۔ ہر طرف سے مایوس ہو کر لائیڈ جارج نے برطانوی نوآبادیات سے اپیل کی کہ وہ یونانیوں کی مدد اور حمایت کریں۔ مگر کہیں سے کوئی خاطر خواہ جواب نہ مل سکا۔ چنانچہ بالکل مایوس ہو کر انگریزوں نے 21 نومبر 1922ء سے لوزین میں امن مذاکرات کی کانفرنسوں کا آغاز کیا، جس کے نتیجے میں 24 جولائی 1923ء کو معاہدہ لوزین ہوا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37033 میں سلیمان احمد بٹ ولد طاہر احمد بٹ قوم بٹ کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 27-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلمان احمد بٹ ولد طاہر احمد بٹ ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 ابراہیم نصر اللہ درانی وصیت نمبر 25365 گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد بٹ والد موصی

مسل نمبر 37034 میں تسنیم اعجاز زوجہ اعجاز محمود خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت 1995ء ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 24-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 16 تولے مالیتی -/128000 روپے پلاٹ رقبہ ایک کنال واقع آرمی ویلفیئر سوسائٹی لاہور مالیتی -/1300000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ تسنیم اعجاز زوجہ اعجاز محمود خان ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 ابراہیم نصر اللہ درانی وصیت نمبر 25365 گواہ شد نمبر 2 اعجاز محمود خان خاوند موصیہ

مسل نمبر 37035 میں حمید احمد ولد چوہدری اکبر علی صاحب قوم ڈھیار جٹ پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ ایک ایکڑ واقع صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/8000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حمید احمد ولد چوہدری اکبر علی صاحب شاہدرہ ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد طاہر ولد چوہدری حمید احمد

شاہدرہ ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 منیر ذوالفقار چوہدری ولد چوہدری نذیر احمد صاحب ناصر آباد ضلع میرپور خاص

مسل نمبر 37036 میں اسماء سحر بنت نصیر احمد قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تاجپور سکیم لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 10 ماشے مالیتی -/6084 روپے تقریبا۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ اسماء سحر بنت نصیر احمد قریشی تاجپور سکیم لاہور گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد قریشی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 طلحہ نصیر برادر موصیہ

مسل نمبر 37037 میں خرم حفیظ ولد محمد حفیظ قوم جٹ سدھو پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آفیسرز کالونی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خرم حفیظ ولد محمد حفیظ آفیسرز کالونی لاہور گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد قریشی ولد بشیر احمد قریشی صاحب تاجپور لاہور گواہ شد نمبر 2 طاہر حفیظ برادر موصی

مسل نمبر 37038 میں رفیع احمد طاہر ولد محمد شریف قوم جٹ بٹوں پیشہ معاون دوکاندار عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رفیع احمد طاہر ولد محمد شریف مدھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 منور احمد بھٹی ولد سارنگ خان مدھ بلوچاں گواہ شد نمبر 2 محمد حفیظ جاوید ولد محمد اسماعیل مدھ بلوچاں

مسل نمبر 37039 میں ظفر اقبال ولد محمد شریف قوم جٹ بٹوں پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ظفر اقبال ولد محمد شریف مدھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 منور احمد طاہر ولد سارنگ خان مدھ بلوچاں گواہ شد نمبر 2 مختار احمد شمس ولد چوہدری غلام حیدر مدھ بلوچاں

مسل نمبر 37040 میں نصرت جہاں زوجہ عبدالحئی قوم بھٹی پیشہ ٹیچر عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 297 ج۔ب ضلع ٹوبہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان رقبہ 7 مرلے واقع سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر کا نصف حصہ مالیتی -/150000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/90000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ 4۔ بینک میں جمع نقد رقم -/50000 روپے۔ 5۔ وراثتی اراضی رقبہ 9 مرلے واقع جھنگ مالیتی -/27000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصرت جہاں زوجہ عبدالحئی چک نمبر 297 ج۔ب ضلع ٹوبہ گواہ شد نمبر 1 عبدالحئی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 منیر احمد وصیت نمبر 32868

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ لکھتے ہیں۔ ہماری بیٹی مکرمہ شاہدہ ظفر صاحبہ اور مکرم ظفر احمد اعوان صاحب آف دارالصدر غربی (قمر) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 17 جولائی 2004ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ثمرہ ظفر نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالسلام صاحب اعوان مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب سے عزیزہ کی صحت وسلامتی، نیک قسمت اور خوش بخت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشرف صاحب کلیار ٹاؤن سرگودھا لکھتے ہیں مکرم میاں اقبال احمد صاحب جاوید ولد مکرم عطا محمد صاحب آف تنگل حال حلقہ کلیار ٹاؤن سرگودھا 75 سال کی عمر میں مورخہ 18 مئی 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے ان کی نماز جنازہ مورخہ 19 مئی 2004ء بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی مرحوم نے اپنے مکان میں ایک لمبا عرصہ کلیار ٹاؤن کیلئے نماز سنٹر بنایا ہوا تھا۔ مرحوم دعا گو تہجد گزار اور نمازوں کی پابندی کرنے والے تھے مرحوم نے اپنے سوگواروں میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم جلال الدین شاد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ مکرم مستری منیر احمد بٹ صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کی اہلیہ عرصہ دراز سے بوجہ ہرنیا بیمار ہیں معدہ میں بھی تکلیف ہے۔ ہرنیا کا دو دفعہ آپریشن کرایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ارشد علی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ظہور احمد صاحب بشیر مربی سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کو مورخہ 24 جون 2004ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام سمیعہ ظہور عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دارالصدر جنوبی ربوہ کی پوتی اور مکرم محمد حنیف صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب کی خدمت میں بچی کے نیک صالح اور خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد ارشد کاتب صاحب کارکن نظارت اشاعت ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امتہ الحمید صاحبہ مورخہ 22 جولائی 2004ء سے بعارضہ انجائنہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے I.C.U میں داخل ہیں۔ کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے سال 2004ء کیلئے درج ذیل ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) الیکٹریکل انجینئرنگ (ii) مکینیکل انجینئرنگ (iii) انوائرمینٹل انجینئرنگ (iv) سول انجینئرنگ (v) کیمیکل انجینئرنگ (vi) پٹرولیم انجینئرنگ (vii) مائننگ انجینئرنگ (viii) میٹالرجیکل انجینئرنگ (ix) ماسٹر آف آرکیٹیکچر (x) سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ (xi) اپلائیڈ فزکس (xii) اپلائیڈ کیمسٹری (xiii) اپلائیڈ میتھ میٹکس (xiv) کمپیوٹر سائنس اینڈ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 22 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ
F.A فرسٹ ائیر پرائیویٹ، فل ٹیکنکس کلاسز میں داخلے کی خواہشمند طالبات فوری رابطہ کریں۔
میٹرک F گریڈ بھی داخلہ لے سکتی ہیں
نیشنل کالج ربوہ فون 215025

خبریں

مسئلہ کشمیر حل ہونا چاہئے صدر پرویز مشرف نے بھارتی وزیر خارجہ نٹور سنگھ سے بات چیت کے دوران کہا کہ یکطرفہ لچک مؤثر نہیں ہوسکتی۔ مسئلہ کشمیر مناسب ٹائم فریم میں حل ہونا چاہئے۔

ڈاکٹروں کو مستقل کرنے کا اعلان پنجاب کے وزیر اعلیٰ چوہدری پرویز الٰہی نے صوبہ بھر میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ڈاکٹروں کو مستقل اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کا اعلان کیا ہے۔

لاہور اور فیصل میں انڈسٹریل زون وفاقی وزیر تجارت ہمایوں اختر خان نے لاہور اور فیصل آباد میں نئے انڈسٹریل زون بنانے کا اعلان کیا ہے۔

سرحد میں نظام صلوٰۃ پر عمل کرنے سے انکار صوبہ سرحد میں نظام صلوٰۃ کو فقہ جعفریہ نے ماننے سے انکار کرتے ہوئے اپنے فقہ کے مطابق نماز و اذان ادا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ نماز جمعہ کے خطبات میں شیعہ علماء نے حکومت پر واضح کر دیا کہ کسی صورت ایک ہی وقت میں نماز اور اذان کی پابندی نہیں مانیں گے۔

سابق عراقی جنرل قتل عراق میں نامعلوم حملہ آوروں نے ایک ریٹائرڈ عراقی جرنیل جو سابق قابض امریکی فوج کیلئے کام کرتا رہا ہے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ بغداد کے قریب شہریوں کو لے جانیوالی وین امریکی ٹینک سے جاٹکرائی جس کے نتیجہ میں 9 عراقی جاں بحق اور 10 زخمی ہو گئے۔ امریکی فوجی قافلے پر حملہ کر کے 2۔ امریکیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ اتحادیوں نے فلوجہ میں بمباری کی۔

فضائی حملوں سے بچاؤ امریکہ میں فضائی حملوں سے بچاؤ کیلئے میزائل شکن نظام نصب کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔

یورپ میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی اسرائیلی وزارت خارجہ نے تشویش ظاہر کی ہے کہ یورپ میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی مستقبل میں پریشانی کا باعث بن سکتی ہے۔

نائن الیون تحقیقاتی کمیشن 11 ستمبر کے حملوں کی تحقیقات کرنے والے کمیشن نے امریکی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ صدر پاکستان جنرل مشرف سے مزید تعاون کرے۔ پاکستانی صدر افغانستان اور پاکستان میں استحکام کیلئے بڑی امید ہیں۔ عالمی دہشت گردی کے خلاف مہم میں پاکستان کے کردار کو جتنا سراہا جائے کم ہے۔ مشرف نے ملک کی خاطر اپنی زندگی داؤ پر لگائی ہے تو امریکہ کو چاہئے کہ وہ پاکستان کے مستقبل کیلئے طویل المیعاد اقدامات اٹھائے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سعودی عرب کے ساتھ بھی تعلقات کا دائرہ وسیع کیا جائے۔

اسامہ بن لادن ایک برطانوی اخبار نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ اسامہ بن لادن کو گرفتار کر چکا ہے جس کا اعلان مناسب موقع پر کیا جائے گا۔ بش انتظامیہ نے ریگن کی وفات کو بھی چھپایا تھا اور ابوغریب جیل کے واقعات سے توجہ ہٹانے کیلئے استعمال کیا تھا۔ امریکی انتخابات سے چند دن قبل بعض افراد کو گرفتار کر کے دعویٰ کیا جائے گا کہ امریکی قوم کو بڑی تباہی سے بچا لیا گیا ہے۔

سیاروں کے سفر کیلئے صدارتی کمیشن امریکی صدر بش نے چاند۔ مریخ اور دیگر سیاروں کے سفر کے لئے صدارتی کمیشن تشکیل دے دیا ہے۔ یہ کمیشن چاند کو تسخیر کئے جانے کی 35 ویں سالگرہ پر تشکیل دیا گیا۔ 20 جولائی 1969ء کو امریکی خلابازوں نیل آرمسٹرانگ اور ایلڈرن نے چاند پر پہلی بار چہل قدمی کی تھی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 26 جولائی 2004ء

طلوع فجر	3:43
طلوع آفتاب	5:17
زوال آفتاب	12:15
وقت عصر	5:07
غروب آفتاب	7:12
وقت عشاء	8:46

بچے تند مزاج کیوں ہو جاتے ہیں؟ ایک نئی تحقیق سے انکشاف ہوا ہے کہ جو مائیں بچے کی پیدائش سے قبل خود پریشانی یا ذہنی دباؤ (ڈپریشن) کا شکار رہتی ہیں ان کے بچے زیادہ تند مزاج اور جارحانہ ہوتے ہیں۔ کارڈف یونیورسٹی کے محققین نے لندن کے جنوبی علاقے کے ایک سو بائیس خاندانوں کے گیارہ برس تک کے بچوں پر تحقیق کے بعد کہا ہے کہ وہ لڑکے جن کی مائیں پیدائش کے تین ماہ بعد تک پریشانی یا ذہنی دباؤ (ڈپریشن) کا شکار رہیں، ان کے بارے میں اس بات کا امکان زیادہ رہا کہ وہ لڑائی بھڑائی میں پڑ جائیں اور اس بناء پر اسکول سے معطل کئے جائیں۔

خان بابا گارمنٹس

احباب جماعت جلسہ سالانہ U.K کے لئے MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے سپیشل سالانڈ ڈش اور ڈیجیٹل ریسیور کیلئے ہم سے رابطہ کریں۔ فون دکان: 7351722 موبائل: 0300-9419235
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ۔ لاہور
نواز سیٹلائٹ

کیا آپ کا قد چھوٹا ہے؟
چھوٹا قد کورس
CURATIVE
DWARFISHNESS COURSE
قد بڑھانے کیلئے، پُر وقار شخصیت کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے یکساں مفید ہے۔
100 روزہ کورس قیمت -/200 روپے لٹریچر مفت

نعمانی
تیزابیت۔ خرابی ہضم۔ معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
NASIR ناصر
رجسٹرڈ گولبازار
ناصر دواخانہ ربوہ
PH:04524-212434 Fax:213966

سی پی ایل نمبر 29

صحارا فوڈز کمپنی رجسٹرڈ
پیش کرتے ہیں صحارا بریانی مصالحہ مکس، کڑاہی گوشت مصالحہ، ادرک پاؤڈر، لہسن پاؤڈر، چاٹ مصالحہ
پاکستان میں مالی طور پر مستحکم پارٹیاں ڈسٹری بیوٹرز کیلئے رجوع کریں
رابطہ
پی او بکس 803 جی پی او۔ لاہور
فون 0300-9448617
E-mail:saharabestfc@hotmail.com

MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے 6 فٹ کی سپیشل سالانڈ ڈش اور ڈیجیٹل ریسیور دستیاب ہیں۔
نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی
LG, VCD, DVD سپلٹ ایئر کنڈیشنر بھی دستیاب ہیں۔
Deals In: LG, Panasonic, Philips, Sony Samsung, Nobel, Hisense
21- ہال روڈ لاہور۔ فون 7125089 - 7355422

5114822
5118096
5156244
افضل روم کولر اینڈ گیزرز
پرانے کولر اینڈ گیزرز کی ریپئرنگ بھی کی جاتی ہے
1-B-16-265 کالج روڈ
نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
سونی سائیکل
اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
بین الاقوامی معیار کے ساتھ
تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور فون: 7232985 7238497